مولانا زاہد الراشدی

# سانحۂ گوجرانوالہ کے اصل محرکات

گوجرانوالہ شہر کے حیدری روڈ پر رمضان المبارک کی 29 (انتیسویں) شب کو رونما ہونے والے سانحہ کے بارے میں ملک کے مختلف حصوں سے احباب تفصیلات دریافت کر رہے ہیں اور ملکی و بین الاقوامی پریس میں طرح طرح کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے ملنے والی اطلاعات کی روشنی میں میسر معلومات سے قارئین کو آگاہ کر دیا جائے۔

حیدری روڈ پر قادیانیوں کے پندرہ بیس خاندان ایک عرصہ سے رہائش پذیر ہیں اور اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ 1992 میں اسی محلّہ میں ایک واقعہ پیش آیا کہ قادیانیوں نے اپنے مرکز میں ڈش لگا کر احمدیہ ٹی وی کی نشریات کے ذریعہ اردگرد کے نوجوانوں کو ورغلانے کا سلسلہ شروع کیا تو علاقہ کے مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا۔ شہر میں غیر مسلم اقلیتیں ہمیشہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھتی ہیں اور اگر حدود سے تجاوز کی بات نہ ہو تو انہیں برداشت کیا جاتا ہے۔ اس برداشت اور رواداری میں گوجرانوالہ شہر بہت سے دوسرے شہروں سے بہتر روایات رکھتا ہے۔ مگر قادیانیوں کا مسئلہ مختلف ہے اس لیے کہ وہ اپنی دعوت اور سرگرمیاں اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری امت مسلمہ انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور پاکستان کے دستور میں بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس فیصلے اور دستور پاکستان کو مسترد کرتے ہوئے اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ و دعوت پر بضد رہتے ہیں جس پر پاکستانی قوم کے ساتھ ساتھ دستور و قانون کو بھی اعتراض ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی سرگرمیاں قابل قبول نہیں ہوتیں، اور وہ جہاں بھی ایسا کرتے ہیں اردگرد کے مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔

1992 کے اس واقعہ پر علاقہ کے مسلمان مشتعل ہوئے تو قانون حرکت میں آیا اور قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو روک دیا گیا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے بین الاقوامی حلقوں سے رابطہ قائم کیا اور کم و بیش ستائیس افراد اس بہانے کینیڈا کا ویزہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور وہ وہیں آباد ہیں۔ اس کے بعد دو عشروں سے زیادہ عرصہ خاموشی کے ساتھ گزر گیا اور ایک محلّہ میں رہنے کے باوجود مسلمانوں اور قادیانیوں میں کشیدگی کا کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔

رمضان المبارک کی انتیسویں (29) شب کو عاقب نامی ایک قادیانی نوجوان نے صدام حسین نامی مسلمان لڑکے کو فیس بک پر ایک خاکہ بھجوایا جس میں بیت اللہ شریف کی توہین کی گئی ہے۔ یہ تصویر موبائل ریکارڈ پر موجود ہے اور اس کا پرنٹ بھی بعض دوستوں نے سنبھال رکھا ہے۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ اس میں ایک بدصورت ننگی عورت کو خانہ کعبہ کی چھت پر (نعوذ باللہ) گندگی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک محفل میں وہ خاکہ اور تصویر بعض دوستوں نے مجھے دکھانا چاہی تو میں نے یہ کہہ کر معذرت

کردی کہ میں اس معاملہ میں بہت کمزور واقع ہوا ہوں۔ یہ توہین آمیز خاکہ جس کیفیت میں بتایا جارہا ہے میں اسے نہیں دیکھ سکوں گا۔ صدام حسین نے یہ خاکہ دیکھ کر اپنے دو چار دوستوں سے بات کی اور وہ مل کر ڈاکٹر سہیل صاحب کی دکان پر گئے جو پہلے قادیانی تھے اب مسلمان ہیں۔ ان لڑکوں نے ان سے کہا کہ وہ عاقب کو سمجھائیں کہ وہ ایسی حرکتیں نہ کرے، یہ ناقابل برداشت ہیں۔ وہیں عاقب بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آ گیا اور ان کے درمیان خاصی تو تکار ہوئی جو بڑھتے بڑھتے اس نوبت تک پہنچ گئی کہ قریب کے قادیانی مکانات کی چھتوں سے اینٹیں اور پتھر برسنا شروع ہوئے۔ عاقب نے صدام اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ جاؤ تم سے جو ہوسکتا ہے کرلو، مجھے کوئی پروا نہیں ہے، اس کے ساتھ ہی قادیانی لڑکوں میں سے کسی نے فائرنگ بھی کردی جس سے قریب کی ایک مسجد کے امام مولانا حاکم خان کا تیرہ سالہ لڑکا زخمی ہوگیا جس کی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔ علاقہ کے سابق کونسلر مقبول احمد کہتے ہیں کہ وہ اس لڑکے کو اٹھا کر سول ہسپتال لے گئے، اس دوران فائرنگ اور باہمی تصادم کی خبر اردگرد کے محلوں میں پھیل گئی اور لوگ جمع ہونا شروع ہوگئے۔ محلّہ کے پندرہ بیس حضرات یہ دیکھ کر تھانہ پیپلز کالونی گئے اور انچارج تھانہ سے بات کی کہ حالات زیادہ خراب ہونے کا خدشہ ہے اس لیے وہ مداخلت کریں اور وہاں پہنچیں۔ ایس ایچ او اور ڈی ایس پی دونوں سے ان کی بات ہوئی مگر ان دونوں کو واقعہ میں دل چسپی لینے پر قائل کرنے میں انہیں ڈیڑھ دو گھنٹے لگ گئے۔

یہ وہ وقت تھا جب لوگ تراویح کی نماز سے فارغ ہوکر مساجد سے نکل رہے تھے، اس لیے اردگرد محلوں کی بیسیوں مساجد کے نمازی وہاں جمع ہوئے اور ہزاروں افراد کا اجتماع ہوگیا۔ محلّہ کے پندرہ بیس سرکردہ حضرات اس وقت تھانے میں پولیس افسران کو قائل کرنے میں مصروف تھے۔ سابقہ کونسلر مقبول احمد زخمی بچے کو لے کر ہسپتال گئے ہوئے تھے۔ ہجوم مشتعل تھا اور کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں تھا، اس لیے مشتعل اور بے قابو ہجوم نے قادیانیوں کے گھروں کا رخ کیا اور انہیں آگ لگانا شروع کردی۔ اس دوران ضلع امن کمیٹی کے ارکان قاری محمد سلیم زاہد، مولانا مشتاق چیمہ اور بابر رضوان باجوہ بھی وہاں پہنچ گئے اور صورت حال کو کنٹرول کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ جب پہنچے تو مکانوں کو آگ لگی ہوئی تھی، پولیس ایک طرف کھڑی تھی، فائر بریگیڈ کی گاڑیاں ہجوم نے ایک طرف روکی ہوئی تھیں جبکہ پولیس کے جوان ہجوم کی کارروائیوں سے روکنے اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو راستہ دلوانے میں کوئی کردار ادا نہیں کررہے تھے۔ اس کے بعد جب ڈی سی او، سی پی او، اور پھر کمشنر صاحب وہاں پہنچے تو انہوں نے کارروائیوں کو رکوانے میں پولیس اور محلّہ داروں کی مدد سے موثر کردار ادا کیا اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آگ بجھانے کے لیے وہاں پہنچ پائیں۔ محلّہ داروں کا کہنا ہے کہ آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک واقعات ہوئے ہیں لیکن محلّہ داروں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ باہر سے آنے والے نامعلوم حضرات نے ایسا کیا ہے، بلکہ ایک مکان میں پھنسے ہوئے آٹھ دس قادیانی افراد کو محلّہ داروں نے ہی وہاں سے نکالا ہے اور اس کوشش میں ایک مسلمان خود بھی جھلس گیا ہے۔

اس دوران آتش زنی سے قادیانی گھرانے کی ایک خاتون اور دو بچیاں جاں بحق ہوئیں، رات دو بجے کے لگ بھگ اس صورت حال کو کنٹرول کیا جاسکا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ دونوں طرف سے مقدمات تھانے میں درج

ہو چکے ہیں اور عید کی چھٹیاں گزارنے کے بعد اس سلسلہ میں سرگرمیوں کا آغاز ہو گیا ہے۔

محلّہ کے ذمہ دار حضرات اور امن کمیٹی کے ارکان کا کہنا ہے کہ خانہ کعبہ کی توہین ناقابل برداشت ہے، اس پر عوام کا مشتعل ہونا فطری بات تھی مگر اسے بروقت کنٹرول کرنے میں اگر تھانہ پیپلز کالونی محلّہ کے ذمہ دار حضرات سے تعاون کرتا اور ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت وہاں ضائع نہ ہو جاتا تو آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک بلکہ شرمناک واقعہ کی نوبت شاید نہ آتی۔ یہ حضرات خانہ کعبہ کی توہین کے ساتھ ساتھ آتش زنی کے واقعات پر بھی رنجیدہ خاطر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کے ذریعہ اس کے ذمہ دار حضرات کا تعین ہونا چاہیے اور خانہ پری کے لیے غیر متعلقہ لوگوں کو خواہ مخواہ ملوث کر دینے کی روایت کا اعادہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر جمعرات کو شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک مشترکہ اجلاس دفتر ختم نبوت میں ہوا۔ اجلاس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جاری کی جانے والی پریس ریلیز درج ذیل ہے:

''گوجرانوالہ میں حیدری روڈ پر قادیانیوں کی طرف سے بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور اس کے بعد کے واقعات پر آل پارٹیز اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ہیڈ آفس میں امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی کی صدارت میں ہوا جس میں قادیانیوں کی شر پسندی اور مسلمانوں پر درج شدہ مقدمات کے حوالہ سے ختم نبوت رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، شیخ الحدیث مولانا محمد امین محمدی، خطیب پاکستان مولانا ابوطاہر عبدالعزیز چشتی کو بنایا گیا۔ جانشین ابولبیان مولانا صاحبزادہ محمد رفیق مجددی کو رابطہ کمیٹی کا کنوینر، سید احمد حسین زید کو رابطہ کمیٹی کا سیکرٹری اور رانا محمد کفیل خان کو ڈپٹی سیکرٹری بنایا گیا۔ جبکہ مولانا قاری محمد سلیم زاہد، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا محمد مشتاق چیمہ، بلال قدرت بٹ، چودھری بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد اشرف مجددی، سید غلام کبریا فاروقی، مولانا ابو یاسر اظہر حسین فاروقی اور سید مظاہر علی بخاری کو رابطہ کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ متفقہ فیصلہ ہوا کہ بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور سانحہ حیدری روڈ پر کل جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منایا جائے گا اور مساجد میں قراردادیں منظور کی جائیں گی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ عاقب مرزائی اور اس کی فیملی کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں رکھنے، واقعہ کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرانے اور تفتیشی ٹیم میں امن کمیٹی کے ارکان کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور بے گناہ مسلمانوں کے نام شامل کرنے کی مذمت کرتے ہوئے قادیانی ایف آئی آر کو بے بنیاد قرار دیا گیا۔

اجلاس سے مولانا زاہد الراشدی، بابر رضوان باجوہ، قاری محمد سلیم زاہد، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا محمد مشتاق چیمہ، حافظ محمد صدیق نقشبندی، مولانا محمد سعید صدیقی، مولانا ابو یاسر اظہر حسین فاروقی، مولانا سید غلام کبریا فاروقی، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد چودھری مقبول احمد، مولانا مفتی محمد نعمان، مولانا قاری محمد سلیم زاہد، سید مظاہر علی بخاری، سید احمد حسین زید، محمد عارف شامی، حافظ محمد انور اور مولانا محمد اشرف مجددی نے بھی خطاب کیا۔